اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

[illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ مئی - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔

بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اچھی ہے۔ بخار بالکل نہیں ہوا۔

دعوتِ عامہ مقامی تبلیغ کے ماتحت محلہ دارالرحمت سے چوہدری محمد شفیع صاحب۔ ڈاکٹر محمد بخش صاحب میاں محمد قاسم صاحب۔ میاں مولا بخش صاحب میاں محمد بخش صاحب اور محلہ دارالبرکات سے میاں اللہ دتا صاحب آج حسب تجویز سابق برائے تبلیغ روانہ ہو گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے معاصر الحکم کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر ۲۸ مئی کو شائع نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ ۷ جون کو اشاعت پذیر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیوی لذات پر موت وارد کرو

"نجات معرفت میں ہی ہے۔ معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لئے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت زیادہ کرنے والی دو چیزیں ہیں حسن اور احسان جس شخص کو اللہ جلشانہٗ کا حسن اور احسان معلوم نہیں۔ وہ کیا محبت کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا یدخلون الجنۃ حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط یعنے کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر نہ جائے۔

مفسرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے رہے۔ مگر میں یہی کہتا ہوں۔ کہ نجات کے طلبگار کو خدا کی راہ میں نفس کے شتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دُبلا کر دینا چاہیئے۔ کہ وُہ سُوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔ جب تک نفس دُنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے۔ تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گزر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

دُنیوی لذات پر موت وارد کرو۔ اور خوف و خشیت الٰہی سے دُبلے ہو جاؤ۔ تب تم گزر سکو گے اور یہی گزرنا تمہیں جنت میں پہنچا کر نجات اُخروی کا موجب ہوگا۔"

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

"نہیں ہوگا۔ اور نسیم صبا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹاے گی۔"

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

کثرتِ استغفار کی تاکید

"جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا۔ وُہ کیڑا ہے۔ نہ انسان۔ اور اندھا ہے نہ سوجاکھا۔ اور ناپاک ہے۔ نہ طیب۔"

(الحکم ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

رُوح القدس کے فرزند

"ایدناہ بروح القدس میں مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ رُوح القدس کے فرزند تمام وُہ سعادتمند اور راست باز ہیں۔ جن کی نسبت ان عبادی لیس لک علیہم سلطان وارد ہے۔ قرآن کریم سے دو قسم کی مخلوق ثابت ہوتی ہے۔ اول وُہ جو رُوح القدس کے فرزند ہیں۔ دوسرے وُہ جو شیطان کے فرزند ہیں پس اس میں مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

ہمارا ایمان

"ہمارا ایمان یہی ہے۔ کہ دوزخ میں ایک عرصہ تک آدمی رہے گا۔ پھر نکل آئے گا۔ گویا جن کی اصلاح نبوت سے نہیں ہو سکی۔ ان کی اصلاح دوزخ کرے گا۔ حدیث میں آیا ہے۔ یاتی علیٰ جہنم زمان لیس فیہا احد۔ یعنی دوزخ پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ اس میں کوئی متنفس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق اطلاعات

کنری (سندھ) سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۲۶ مئی پونے پانچ بجے شام حسب ذیل تار حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کو بھیجا جو ۲۷ کو صبح سات بجکر بیس منٹ پر پہنچا۔

حضور نے لکھا۔

ناصر آباد پہنچ گیا ہوں۔ دائیں پاؤں پر درد نقرس کا شدید حملہ ہوا ہے۔ ٹمپریچر ۹۹ ہے۔

۲۷ مئی کی صبح ساڑھے دس بجے حضور کی طرف سے یہ تار آیا۔ جو دو بجکر ۱۲ منٹ پر یہاں پہنچا۔ درد نقرس بدستور شدید ہے۔ رات کے دو بجے تک نیند بالکل نہیں آئی۔ اس کے بعد خواب آور دوائی استعمال کرنا پڑی۔ ٹمپریچر نارمل سے زیادہ ہے۔

۲۸ مئی۔ آج چار بجے شام کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

آج بخار مسلسل ہے۔ ٹمپریچر ایک سو پوائنٹ چھ ہے۔ درد نقرس اور ورم زیادہ ہو رہا ہے۔ اور درد بعض اوقات بدن کی دوسری ہڈیوں میں بھی محسوس ہونے لگتا ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ سنگرور ریاست جیند کا سالانہ جلسہ

چونکہ جماعت احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ کا جلسہ بوجہ فسادات ملتوی ہو گیا ہے۔ اس لئے ۳۰ و ۳۱ مئی کو جماعت احمدیہ سنگرور کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ گرد و نواح کے احباب سے جماعت سنگرور کی درخواست ہے۔ کہ جلسہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتوں کو ایک ضروری اطلاع

جب کبھی احباب مبلغین کو مرکز سے طلب کریں تو اس کے ساتھ ہی ان کے کرایہ آمد و رفت کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ دفتر دعوت و تبلیغ میں کوئی رقم ایسے اچانک خرچوں کے لئے جمع نہیں رہتی۔ اور اگر جماعتوں سے کرایہ کا انتظام نہ کیا جائے۔ تو دفتر کو مبلغین روانہ کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ پس احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جب کبھی کسی مبلغ کی ضرورت ہو۔ دفتر دعوت و تبلیغ کو لکھتے وقت کرایہ کا انتظام بھی ساتھ ہی کر دیا کریں۔ تھرڈ کلاس ریلوے کرایہ کے علاوہ راستہ کے متفرق اخراجات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

ننگل میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء بروز ہفتہ موضع ننگل باغباناں میں زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ بفضل تعالیٰ حاضری اتنی زیادہ تھی۔ کہ مسجد کا صحن ناکافی ثابت ہوا۔ اور ارد گرد کی چھتوں پر حاضرین کے بٹھانے کا انتظام کیا گیا۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے ماہ اپریل کی کارگزاری کی رپورٹ سنائی۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نظام کی برکات پر تقریر کی۔ مولوی دقیع الزمان صاحب نے صفائی کے فوائد بیان کئے۔ مولوی قمر الدین صاحب نے اطفال کی تربیت کیطرف توجہ دلائی۔ مرکزی مجلس کے زیر اہتمام ننگل میں مجلس اطفال احمدیہ کا افتتاح کیا گیا۔ صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں دیگر امور کے علاوہ ممبران کو قوت ارادی اور قوت عمل پیدا کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش

قبل ازیں بذریعہ اعلان اخبار الفضل اور بعض دوستوں کو علیحدہ چٹھیاں لکھ کر گذارش کی گئی تھی کہ موزوں پتہ جات سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں جن کے نام اخبارات جاری کرائے جا سکیں۔ لیکن دوستوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ ممکن ہے۔ بعض دوستوں کی نظر سے وہ سطور نہ گزری ہوں۔ اس لئے دوبارہ عرض کی جاتی ہے امید ہے۔ دوست تعاون فرمائیں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے غیر احمدی دوستوں کے طبقہ میں اخبارات جاری کرنے کی تجویز ہے جس سے امید واثق ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید الفطرت اصحاب کی طبائع میں نمایاں تبدیلی ہو گی۔ لیکن اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے (ان کے علاوہ دوسرے دوست بھی مدد فرما سکتے ہیں) امید ہے۔ احباب خلوص دل سے مدد فرمائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے ایڈریس کی لسٹ بہت جلد بنا کر ارسال فرمائیں گے۔

(۱) معزز غیر احمدی اصحاب جن کے متعلق یقین ہو کہ اخبار سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیں گے۔ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ ایڈریس علاقہ کے چیدہ چیدہ مقامات پر مشتمل ہوں۔ تاکہ تبلیغ سارے علاقہ میں پھیل سکے۔

۲۔ ایسی لائبریریاں جہاں لوگ کثرت سے مطالعہ کے لئے جاتے ہوں۔

۳۔ سکولوں اور کالجوں کی لائبریریاں جہاں لڑکوں کے مطالعہ کے لئے ریڈنگ روم بھی ہوں۔ (ضروری نوٹ) ہندوستان کے صوبہ جات میں جہاں جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے دوست بھی ان امور کی اطلاع بہت جلد بھجوائیں۔

انچارج تحریک جدید

دار الانوار کمیٹی کے حصہ داران کی خدمت میں ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس سال دار الانوار کی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ چنانچہ مسجد کی چھت پڑنے والی ہے۔ اور انشاء اللہ بہت جلد تیار ہو جائیگی۔

جنرل اجلاس منعقدہ ۹ اپریل ۱۹۳۹ء کے فیصلہ کی تعمیل میں حصہ داران کی خدمت میں خطوط بھیجے گئے ہیں۔ یعنی یہ امر دریافت کیا گیا ہے۔ کہ جو احباب اس سال اپنا مکان دار الانوار میں تیار کر لینا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ اور جو حصہ دار اس سال نہ بنا سکتے ہوں۔ بلکہ ان کا ارادہ آئندہ سال بنانے کا ہو۔ تو وہ بھی اطلاع دیں۔ دفتر سے خطوط بھیجے گئے ہیں۔ مگر ابھی تک چند احباب کی طرف سے ہی جواب موصول ہوئے ہیں۔ پس اب اس اعلان کے ذریعہ اطلاع کی جاتی ہے کہ جن احباب کے قرعہ نکل چکے ہیں۔ وہ یا تو چھ ماہ کے اندر اندر دار الانوار میں اپنا مکان شروع کرنے کی اطلاع دیں۔ اور اگر وہ شروع نہیں کر سکتے۔ تو بھی اطلاع دیں تا ان کا قرعہ کسی ایسے دوست کو دے دیا جاوے۔ جو روپیہ ملنے پر مکان بنانے کے لئے ابھی تیار ہوں۔ اور جن احباب کے قرعے نہیں نکلے۔ مگر وہ اس سال دار الانوار میں اپنا مکان بنانا چاہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ سیکرٹری دار الانوار کے نام اطلاع بھجوا دیں۔

دار الانوار کی طرف سے حصہ داران کو خطوط بھیج دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی کو نہ ملا ہو۔ تو وہ اس اعلان کو ملاحظہ فرما کر اپنی اطلاع سیکرٹری دار الانوار کمیٹی کو بھجوا دیں۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ دار الانوار کی مسجد تیار ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

کیا مجلس احرار مسلمانوں کو ہندوستان کے مفادات کی خاطر جنگ میں شریک ہونے سے روک سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبئی میں احرار کی جو کانفرنس حال میں منعقد ہوئی ہے۔ اس میں صدر احرار نے اعلان کیا۔ کہ

"احرار کا نصب العین یہ ہے۔ کہ کانگرس کے اندر مسلمانوں کی صحیح آواز کو برقرار رکھا جائے۔ اور انگریزوں سے تعاون نہ کیا جائے"

پھر اس نصب العین کی تشریح کرتے ہوئے کانگرس اور مسلمانوں کے تعلقات کے متعلق تو یہ کہا۔ کہ:-

"احرار یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان کا اپنی طرح کی ایک غلام قوم ہندوؤں کے سامنے حقوق وغیرہ کے لئے ہاتھ پھیلانا قومی توہین ہے۔ مجلس احرار مسلمانوں کو خوفزدہ نہیں کرتی۔ کیونکہ مسلمان بہادر ہے۔ مسلمان اقلیت اور اکثریت کے چکر میں نہیں پڑتا۔ مسلمان تعداد کے لحاظ سے تمام ممالک میں اکثر اقلیت میں رہا ہے۔ مگر ہمیشہ تقوے اور قربانی سے سرفراز رہا ہے آج بھی اسے تقوے اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اقلیت اور اکثریت کے پھیر میں پڑنے کی ضرورت نہیں"

انگریزوں سے تعاون نہ کرنے کی نسبت کہا:-

"جنگ اور ہندوستان کے متعلق مجلس احرار متعدد قرار دادیں پاس کر چکی ہے۔ مسلمان کسی جنگ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ جو ہندوستان کی آزادی اور خودداری کے خلاف ہو"

صرف اسی ادعا پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب کو چیلنج دیتے ہوئے کہا:-

"انگریزوں کو لاکھوں کی فوجی امداد کے وعدے کر کے دیکھ لے۔ جب تک مجلس احرار زندہ ہے۔ ساحلِ ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جانے دیا جائے گا"

بمبئی کی احراری کانفرنس میں کانگرس اور مسلمانوں کے تعلقات کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ وہی بوسیدہ اور فرسودہ باتیں ہیں۔ جو احرار بارہا کہہ چکے ہیں۔ اور جن کی غرض وغایت یہ ہے۔ کہ مسلمان اندھا دھند اور بغیر سوچے سمجھے اپنا سب کچھ دوسروں کے حوالے کر دیں۔ اور محض اس بہر میں آ کر کر دیں۔ کہ "مسلمان بہادر ہیں مسلمان اقلیت اور اکثریت کے چکر میں نہیں پڑتا" اگر عاقبت نااندیشی بہادری کی علامت ہے۔ اگر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش نہ کرنا بہادری ہے۔ اگر زندگی کے ہر شعبہ میں پھسڈی رہنا بہادری ہے۔ اگر ہر قسم کے بُرے افعال میں سب سے آگے بڑھ جانا بہادری ہے۔ تو بے شک ہندوستان کے مسلمان اور خصوصاً وہ مسلمان جو احرار کے مخاطب ہیں بہت بڑے بہادر ہیں۔ لیکن اگر مسلمان مال و دولت میں۔ اثر و رسوخ میں۔ ہوشیاری اور قابلیت میں۔ قومی قربانی اور ایثار میں۔ اعلےٰ عادات اور کیریکٹر میں غیر مسلموں کی نسبت بہت پیچھے ہیں اور یقیناً پیچھے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ احرار ان کی جھوٹی تعریفیں اس لئے کرتے ہیں۔ کہ ان کی آنکھوں پر بے جا تعریف و توصیف کی پٹی باندھ کر انہیں ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیں۔

پھر کہا گیا ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ تقوے اور قربانی سے سرفراز رہا ہے اور آج بھی اسے تقوے اور قربانی کی ضرورت ہے۔" یہ بالکل درست ہے مگر آج مسلمان کہلانے والوں میں تقویٰ اور قربانی ہے کہاں۔ اور اسے حاصل کرنے کی صورت کیا ہے اور تو اور کیا لیڈران احرار اپنے آپ کو قربانی اور تقوے کے بارے میں بطور نمونہ پیش کر سکتے ہیں؟ اور بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے عام مسلمانوں میں تقوے پیدا کرنے کا کیا سامان کر رکھا ہے۔ انہوں نے دینی علوم پڑھانے کے لئے کتنی درسگاہیں جاری کر رکھی ہیں۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں ان کے کس قدر علماء مسلمانوں کو تقوے اور قربانی کے سبق پڑھا رہے ہیں۔ اگر کوئی بھی نہیں۔ اور ادھر لاکھوں روپیہ احرار مسلمانوں سے اسی بہانہ بٹور کر ہڑپ کر چکے ہیں۔ تو صرف منہ سے تقوے اور قربانی کا اعلان کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس سے بھی عجیب طریق عمل احرار کا یہ ہے۔ کہ وہ بڑے زور شور سے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ انگریزوں کے ساتھ مسلمانوں کا تعاون نہیں ہونے دیں گے۔ اور خاص کر اگر کسی دوسرے ملک سے انگریزوں کی جنگ شروع ہو گئی تو کسی ایک مسلمان کو بھی اس میں شمولیت کے لئے ساحل ہند سے جانے نہیں دیں گے۔

احرار نے حسب معمولی اس اعلان میں بھی اپنی اس بودائی شان کو قائم رکھا ہے۔ جو بے ہودہ ادعا کرنے میں انہیں حاصل ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانانِ ہند کے متعلق اس وثوق اور یقین کے ساتھ دعوےٰ کیا ہے کہ گویا سب ان کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ احرار کی مرضی کے خلاف ذرا بھی حرکت کر سکے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گذشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے احرار کو اس قدر ذلیل و رسوا کیا۔ کہ انہیں منہ چھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ اور کوئی ان کی بات تک سننے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ پھر عدم تعاون کو جنگ میں شرکت تک محدود کر دینے کے کیا معنی۔ کیوں ہر بات میں عدم تعاون نہیں کیا جاتا۔ حتےٰ کہ سرکاری عدالتوں میں نہ صرف ملزم کی حیثیت سے بلکہ مدعی کی حیثیت سے دادخواہی کے لئے انصاف حاصل کرنے کے لئے اور معمولی معمولی فوائد کی خاطر مہینوں ایڑیاں رگڑنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ کیا اسی کا نام عدم تعاون ہے۔ اور اسی طریق عمل کی بنا پر یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ احرار کا نصب العین یہ ہے۔ کہ انگریزوں سے تعاون نہ کیا جائے۔ تعاون تو الگ رہا۔ احرار نہ صرف انگریزوں کے بلکہ ان کے "غلام" ہندوستانیوں کے بھی لٹو ہو جاتے ہیں اور ہم ایسے دن دیکھتے ہیں۔

احرار کو چونکہ خواہ مخواہ ڈھینگیں مارنے کا مرض لاحق ہے۔ اسلئے جب ان کا کوئی ادعا باطل ہو جائے۔ تو ذرا نہیں شرماتے۔ اور عام لوگوں کی توجہ اپنی طرف مائل رکھنے کے لئے اس سے بھی بڑا دعوےٰ کر دیتے ہیں۔ گزشتہ انتخاب کے موقعہ پر جبکہ احرار بڑے زوروں پر تھے انہوں نے اعلان کیا۔ کہ سارے پنجاب میں کسی یونینسٹ امیدوار کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے گا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سوائے ایک آدھ احراری کے ان کا کوئی امیدوار منتخب ہی نہ ہو سکا۔ اور اب تو پنجاب میں احرار کی جو قدر و قیمت ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ اور اگر کوئی ایسا وقت آیا۔ جبکہ ہندوستان کے مفادات کی خاطر مسلمانوں کو جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ تو احرار کو نہ تو کسی کو روکنے کی جرأت ہوگی۔ اور نہ کوئی ان کے کہے رکے گا۔ اگر احرار کو اپنے اثر و رسوخ کا اتنا ہی گھمنڈ ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو فوج میں بھرتی ہونے سے نہیں روکتے اور جو بھرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصوف اور اسلام

لفظ صوفی کی تحقیق میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ ابوالحسن قناد کا خیال تھا۔ کہ صوفی صفا سے مشتق ہے اور اس کا اطلاق اہل صفا پر ہوتا ہے۔ ایک بزرگ کا مقولہ ہے۔ کہ جو لوگ بشریت کی کدورت سے پاک ہو چکے ہوں۔ وہ صوفی ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ صحابہ میں سے جو اہل صفہ کہلاتے تھے۔ وہ صوفی کے لقب سے موسوم ہوا کرتے تھے۔ کسی کی رائے میں چونکہ ان لوگوں کا لباس صوف کا ہوتا تھا۔ اس لئے صوفی کہلائے۔ امام ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں اپنا اتفاق آخری قول سے ظاہر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ فرقہ چونکہ ان لوگوں سے متمیز ہونے کے خیال سے جن کا لباس شان عشرت لئے ہوتا تھا۔ موٹے جھوٹے ادنی کپڑے پہنتا رہا ہے۔ اس لئے یہ لوگ صوفی کہلائے۔

علامہ ابوریحان بیروتی نے کتاب "الہند" میں لفظ صوفی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ تصوف کا لفظ دراصل حرف س سے تھا۔ جس کا مادہ سوف ہے اور جس کے معنے یونانی زبان میں حکمت کے ہیں۔ لیکن دوسری صدی ہجری میں جب کہ یونانی زبان کا عربی میں ترجمہ ہوا۔ اور یہ لفظ عربی میں آیا تو لوگوں نے ان کو "سوفی" یعنی حکیم اور فیلسوف کہنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ "سوفی" سے "صوفی" بن گیا۔ لغلی طور پر تصوف صوف یعنی پشم سے ماخوذ ہے۔ اور تصوف کے معنے پشمینہ پہننے کے ہیں۔ شیخ ابونصر سراج نے اپنی تصنیف "کتاب اللمع" میں صوفی اور اس کے اشتقاق پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ان مختلف تشریحات میں سے زیادہ تر مشہور دو ہیں۔ اول یہ کہ صوف عربی زبان میں پشم کو کہا جاتا ہے۔ اور صوفی وہ ہے۔ جو معمولی درجہ کا ثنت کپڑا پہنے۔ تا دماغ سے بیدار رکھ سکے اور وہ عبادت اور اللہ تعالے کی طرف توجہ کرنے سے غافل نہ ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ تصوف کے لفظ کا ماخذ سفت ہے۔ جس کے معنے صفائی اور پاکیزگی کے ہیں۔ چونکہ حقیقی صوفی اپنے اندرونہ کی صفائی اور تزکیہ نفس میں مشغول رہتے۔ اس لئے اس جماعت کو جماعت صوفیاء کہا جاتا۔

تصوف کی ماہیت اور حقیقت کے متعلق بھی بہت کچھ اختلاف ہے۔ اور قریباً سو سے زائد اقوال اس بارہ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی تعریف میں معرفت کا رنگ نظر آتا ہے۔ کسی میں ہمہ اوست کی جھلک پائی جاتی ہے اور کسی نے زہد فقر۔ اور تصوف تینوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ ان مختلف تعریفات میں سے صرف چند درج ذیل کی جاتی ہیں۔

معروف کرخی کہتے ہیں کہ تصوف اسباب کو کہا جاتا ہے۔ کہ حقائق کو اخذ کیا جائے اور ان باتوں کو چھوڑ دیا جائے جو مخلوق کے ہاتھ میں ہیں۔

ابوسلیمان دارانی کہتے ہیں۔ کہ تصوف وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ایسے افعال سرزد ہوں جن کو سوائے خدا کے کوئی نہ جانے۔

ذی النون مصری کہتے ہیں۔ کہ اہل تصوف وہ ہیں جنہوں نے خدا تعالے کو تمام چیزوں پر ترجیح دی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا تعالے نے بھی انہیں تمام مخلوق پر فوقیت بخش دی۔

ابومحمد ادیم کہتے ہیں۔ تصوف اپنے نفس کو باری تعالے کی مرضی پر چھوڑ دینے کا نام ہے۔

ابوبکر شبلی کہتے ہیں۔ تصوف ضبط قوی اور دم کشی کا نام ہے۔

ابوسعید بن ابی الخیر کہتے ہیں۔ کہ تصوف سے مراد یہ ہے۔ کہ جو کچھ سر میں ہے انسان اسے نکال دے جو کچھ ہاتھ میں ہے۔ وہ دیدے اور جو کچھ پیش آئے اسے برداشت کرے۔

تصوف گو ابتداءً صرف عمل کا نام تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ ایک مستقل علم بن گیا۔ اور اس کا دوسرا نام علم باطن قرار پایا۔ اس علم باطن کے نتائج جو مقامات سے تعبیر کئے جاتے ہیں عجیب و غریب ہیں چنانچہ اشیاء کا ادراک جو عام طور پر استنباط و استدلال سے حاصل ہوتا ہے۔ تصوف میں الہام اور مکاشفات سے پیدا ہوتا ہے یہ الہام اور مکاشفات کا ہی اثر ہے۔ کہ صوفیا ان چیزوں کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جن کو اہل ظاہر صرف جانتے ہیں۔ ایک فلسفی دلائل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ صبر اچھی چیز ہے اور خود صبر کے خلاف کہہ جاتا ہے۔ لیکن ایک صوفی کی زبان سے بلا قصد سچ ہی نکلتا ہے۔ فلسفی کے پاس صرف اسباب کے عقلی دلائل ہیں کہ شکر میں مٹھاس ہے۔ لیکن صوفی چکھ کر بتلاتا ہے۔ کہ وہ شیریں ہے۔

آجکل یہ ایک عام خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ تصوف اسلام سے الگ ایک مستقل نظام مذہبی کا نام ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے نزدیک تصوف یونان مصر ایران اور ہندوستان کے روحانی اثرات کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس میں بعد میں اسلامیت کے عناصر بھی مخلوط کر دیئے گئے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تصوف کی موجودہ مسخ شدہ شکل یونانی اوہام۔ ایرانی تخیلات۔ ہندی مراسم اور دیگر غیر اسلامی عناصر کا ایک معجون مرکب ہے۔ جس کے صرف بعض اجزا اسلامی سمجھے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل کے صوفیاء میں بجائے خدا تعالے کی محبت کے امرد پرستی آگئی ہے اور بجائے اس کے کہ عبادت اور ریاضت اور مراقبے وغیرہ کے ذریعہ اپنے نفس کو بالکل بھول جائیں۔ بھنگ اور شراب اور منوم بوٹیوں کا استعمال کر کے ایک جھوٹی خود فراموشی نفس پیدا کرتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ باہر نکل کر مخلوق خدا کی بھلائی کریں۔ چنگ و رباب کے ساتھ رقص و سرود میں مبتلا رہتے ہیں۔ امرد پرستی کو عشق مجازی اور اس گندے عشق کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ قرار دیتے ہیں۔ مگر حقیقت میں تصوف اسلام کی کامل ترین صورت کے مرادف ہے۔ بیرونی عناصر کا اس میں امتزاج صرف اسوقت شروع ہوا جب تصوف دور انحطاط میں آیا۔ اکابر صوفیا کی تصانیف مثلاً کتاب اللمع کشف المحجوب۔ رسالہ قشریہ اور عوارف المعارف وغیرہ کا مطالعہ ثابت کرتا ہے۔ کہ ابتدائی مسائل تصوف کا ماخذ کتاب اللہ اور سنت نبوی ہی تھے

علمی حیثیت سے اسلامی تصوف کے اہم ابواب یہ ہیں۔ اول۔ موضوع تصوف تصوف کا موضوع دراصل افعال قلبیہ ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں احوال و وجدانیات کہتے ہیں۔ دوم تصوف کا حدود اربعہ۔ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت اور معرفت یہ اس کا حدود اربعہ ہیں۔ سوم ارکان تصوف۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) تجرید التوحید۔ یعنی یہ یقین رکھنا کہ اللہ ایک ہے۔ نہ اس کے کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ اس کے مثل اور برابر کوئی ہے۔ (۲) فہم السماع یعنی خدا اور اس کے رسول کے کلام اور احکام دین کو نہ صرف سمع علم سے سننا بلکہ سمع حال سے سننا اور سنکر اس کے مطابق بخلوص دل سراپا عمل بن جانا۔ (۳) حسن العشرہ یعنی بہترین پاکیزہ اور اسلامی زندگی بسر کرنا۔ (۴) ایثار الایثار یعنی دوسروں کی بھلائی اور فائدہ کو اپنی بھلائی اور فائدے پر مقدم رکھنا اور اس میں تمیز اور تخصیص کا دخل نہ ہونے دینا بلکہ تمام مخلوق کے ساتھ یگانہ و بیگانہ کی تفریق کے بغیر حسن سلوک کرنا۔ (۵) ترک الاختیار یعنی خدا تعالے نے بندوں کو جو اختیار دئے ہوئے ہیں ان کا اقبال کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالے کے کلیتہً سپرد کر دینا اور اس کے احکام کے خلاف حرکت تک نہ کرنا۔ (۶) سرعۃ الوجد یعنی ان چیزوں سے جو دل کے اندر پاکیزہ جذبات پیدا کرنے والی ہیں۔ مثلاً ذکر تلاوت۔ اور نماز وغیرہ ان سے کبھی غافل نہ ہونا اور فحش اور لغو سے اجتناب کرنا (۷) کشف عین الخواطر۔ یعنی دل میں جو خیالات گذریں ان کی تحقیق کرنا اور ان میں سے جو اچھے ہوں ان پر عمل کرنا اور برے خیالات کو دل سے باہر نکال دینا۔ (۸) سیرۃ الاسفار یعنی عبرت حاصل کرنے کے لئے مختلف دیار و امصار کی سیاحت کرنا اور سبق حاصل کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عظیم الشان نبی کی موت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بصیرت افروز برہان جلیل

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

اس دُنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کے لئے موت مقدر ہے۔ پہلے فوت ہو گئے۔ موجودہ فوت ہو رہے ہیں آئندہ پیدا ہونے والے بھی اسی راستہ سے گزریں گے۔ موت یقینی اور قطعی ہونے کے باوجود رُعبناک ہے۔ عام لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ موت سب انسانوں کے لئے مساوی ہونے کے باوجود اپنے اثرات اور نتائج کے لحاظ سے مختلف ہے۔ ایسے انسان بھی ہیں۔ جن کی موت ایک ادنےٰ کیڑے کے مر جانے سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور ایسے انسان بھی ہیں۔ جن کی موت پر زمین کانپ اُٹھتی ہے انسانوں کے دل لرز جاتے ہیں۔ عالم پر ایک سناٹا چھا جاتا ہے۔ بلکہ عرشِ الٰہی بھی ان کی موت پر تھرا اُٹھتا ہے اور نہ صرف اس زمانہ کے لوگ اس موت سے درسِ توحید حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ سالوں اور صدیوں تک وُہ سانحہ انسانی رُوح کو صیقل کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اسی مؤخر الذکر قسم میں اولوالعزم انبیاء کی موت شامل ہے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا المناک واقعہ

آج پورے اکتیس برس گزرے کہ سرزمینِ ہند میں ایک نہ بھولنے والا واقعہ رونما ہؤا۔ ہاں اسلام کا وُہ جری جس نے اپنی عمر کی تین چوتھائی صدی دینِ حنیف کی اشاعت میں صرف کی۔ جس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کے پاک نام کو بلند کرنے میں خرچ ہؤا۔ جس کی غذا ہی اللہ تعالےٰ کا ذکر تھا۔ جو کفر کے مقابل ساری عمر سینہ سپر رہا۔ جس نے باطل کو ہمیشہ شکست دی جس نے شرک کو کچل کر رکھ دیا۔ ہاں وہی پہلوان۔ وُہی مُردوں میں نفخِ رُوح کرنے والا مسیحا دُنیا سے چل بسا۔ وُہ قرنا بند ہوگئی۔ جس سے نسلِ انسانی خدا کی آواز سنتی تھی۔ وہ آواز رک گئی جس سے کفر کی صفوں میں لرزہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور اسلام کے بدخواہ کانپ اُٹھتے تھے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خدا کا فرستادہ اپنے فرض کو باحسن وجوہ پورا کرتا ہؤا واصلِ حق ہوگیا۔ اور زمرۂ ابرار کے مقام ارفع میں داخل ہوگیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ دائماً ابداً۔

الٰہی نوشتوں کی صداقت

یہ فاجعہ الیمہ اتفاقی اور ناگہانی نہ تھا بلکہ الٰہی نوشتوں اور خدائی خبروں کے مطابق مقررہ وقت پر ظہور پذیر ہؤا۔ اس سے اڑھائی برس پیشتر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے اپنی موت کے قریب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے الہامات کو شائع فرمایا۔ بلکہ انہی دنوں اپنی قوم کے نام "الوصیت" کے نام سے زندہ جاوید پیغام تحریر فرمایا۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ حضور کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہؤا۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ وابستگانِ سلسلۂ احمدیہ کے لئے یہ واقعہ جانگداز اور روح فرسا تھا۔ ان کی کمریں شکستہ اور چہرے مرجھائے ہوئے تھے۔ اور وُہ اپنے محبوب کی جدائی کے احساس سے دل مسوس کر رہ گئے تھے۔

دُشمنانِ احمدیت کی مذموم حرکات

انہی نازک گھڑیوں میں دُشمنانِ حق اپنے افعالِ بد اور حرکاتِ قبیحہ سے زخمی قلوب پر نمک پاشی کر رہے تھے لاہور کی زمین۔ احمدیہ بلڈنگس کے ارد گرد کے درخت بھی قیامت کے روز ان لوگوں کے خلاف فریاد کریں گے۔ جنہوں نے قصرِ احمدیت کے اولین معماروں کے دلوں کو بُری طرح چھلنی کیا تھا۔ اور جبکہ آسمان و زمین رو رہا تھا۔ وُہ نعرے لگا رہے تھے۔ آوازے کس رہے تھے۔ اور غریب مومنوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رہے تھے۔ یقیناً اکتیس برس گزر جانے کے باوجود ان حوادث کا بھیانک منظر آج بھی بدن میں کپکپی پیدا کر رہا ہے۔ اور جہاں ایک طرف حسرت بھری نگاہیں اس مرقد مبارک کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ جہاں وُہ انسان سو رہا ہے جس نے قوموں اور نسلوں کے بختِ خفتہ کو بیدار کر دیا۔ تو دوسری طرف ان لوگوں پر بھی رہ رہ کر افسوس آتا ہے۔ جنہوں نے اس موقعہ پر سراسر ننگِ انسانیت نمونہ دکھایا۔ آہ! کیا ان لوگوں کے لئے اتنا کافی نہ تھا۔ کہ وُہ ان غریب احمدیوں کی یتیمی کا تصور کر کے ہی دوسری حرکات سے رُک جاتے۔ اور ان کے خون کے آنسوؤں میں غیر معمولی سوزش پیدا کرنے کے سامان مہیا نہ کرتے؟ لیکن نہیں۔ ضرور تھا کہ تقدیر کا نوشتہ پورا ہوتا۔ اور خدا کے کلام کی صداقت پر دُشمن خود مُہر کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

(۱) "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید"

(۲) "خوشیاں منائیں گے"!

(الہام ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۷ء)

یومِ وفات منانا احمدیوں کا شیوہ نہیں

احمدی قبر پرست نہیں۔ ولادت یا وفات کے دن منانا احمدیوں کا شیوہ نہیں۔ مگر اس فطرتی جذبہ کا اظہار کس طرح رک جائے۔ کہ محبوب محسن کی جُدائی کی تاریخ کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے جسدِ اطہر کے دفن کی جگہ پر نگاہ پڑتے ہی رگ و ریشہ میں سراسیمگی کی لہر دوڑ جاتی ہے کیا اسلام نے اسی درسِ توحید کے حصول کے لئے زیارتِ قبور کی اجازت نہیں دی؟ اور کیا وقت آنے پر خود بخود دل میں ابال اٹھ آنا انسانی فطرت میں داخل نہیں۔ فوت ہونے والا خدا کا ایک بندہ ہے۔ خدا نہیں قاضی الحاجات نہیں۔ اس سے مانگنا یا دُعا کرنا سراسر شرک ہے۔ لیکن اس کی موت کے ذکر کو خدائے لم یزل ولا یزال کی توحید کے اثبات کے لئے پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ نیز اس مقدس انسان کی صداقت کو اس کی موت کے ذریعہ ثابت کرنا ازبس لازمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب طویل اور کامیاب جدوجہد کے بعد اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد رکھے جانے پر مطمئن تھے۔ اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔ سب پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں و فرحاں لبیک کہہ رہے تھے۔ جس طرح ہونہار فرزند اپنے باپ کے مفوضہ کام کو سرانجام دے کر خوش و خرم اس کی جانب آتا ہے اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کی طرف جا رہا تھا۔ اس کی ملاقات سے خوش تھا اسے آسمان سے خدائے برتر نے محبت بھرے الفاظ میں فرما دیا تھا:۔ "انی معک یا مسرور" اے مسرت سے لبریز بندے! میں تیرے ساتھ ہوں۔

جماعت کو نصیحت

مگر اپنے روحانی فرزندوں اور اپنی جماعت کے حزن کا خیال آپ کو ضرور تھا۔ اور ان کی دل شکستگی کا شدید احساس آپ کو بے قرار کئے ہوئے تھا۔ اسی لئے آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔"

(الوصیت)

کیا کاذب اور مفتری کا یہ انجام ہوا کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

آخری ایام کے الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری ایام کے الہامات پر ہی ایک نظر ڈالنے سے حق پسند انسان حضور کی صداقت کو معلوم کرسکتا ہے۔ انبیاء کا اپنے دعوے پر غیر متزلزل ثبات اور ناقابل جنبش استقلال ان کے دعوے کی سچائی پر زبردست برہان ہے۔ ان کے منجانب اللہ ہونے پر ساطع دلیل ہے۔ حضور زندگی بھر جس قوت یقین سے لبریز ہوکر اللہ تعالےٰ کا کلام سناتے تھے اسی طرح آخری سانس تک آپ کا دستور رہا۔ ان الہامات میں اسی طرح ترقی اور فتوحات کی بشارتیں تھیں۔ آج ایک لمبا عرصہ گزر گیا اور ہر دن ان بشارات کی تصدیق کرتا رہا۔ بخدا یہ بات کسی مفتری کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی شخص ادعا کرے تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔ آخری ایام میں بھی آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ میرے خدا نے مجھے کہا ہے۔

ان شانئک ھو الابتر۔ انی معک ومع اھلک۔ احمل اوزارک۔ کہ تیرا دشمن ناکام و نامراد رہے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔ میں ہر قسم کا دکھ اور بوجھ دور کرونگا۔

پھر اپریل ۱۹۰۸ء میں فرمایا۔

انا فتحنا لک فتحًا مبینا۔

انی احافظ کل من فی الدار

کہ تیرے لئے میں نے فتح مبین مقدر کی ہے۔ میں تیری چار دیواری میں بسنے والوں اور تیرے سچے پیروؤں کا نگہبان ہونگا۔

ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں دیگر الہامات کے علاوہ حسب ذیل تین الہام خاص توجہ کے قابل ہیں۔

(۱) الرحیل ثم الرحیل۔ ان اللہ یحمل کل حمل (۹ مئی)

(۲) ڈرو مت مومنو! (۱۵ مئی)

(۳) الرحیل ثم الرحیل والموت قریب (۲۰ مئی)

ان الہامات میں بتلایا گیا ہے۔ کہ اب وقت کوچ بالکل قریب ہے۔ اس غم کی بات نہیں۔ ان اللہ یحمل کل حمل۔ ہر بوجھ کو خود خدا اٹھائے گا۔ اور وہ اس جماعت ذریت طیبہ کا خود متکفل ہوگا۔ عظیم الشان حادثہ پیش آنے والا ہے۔ مگر اے مومنو! انجام سے مت ڈرو۔

اِنَّ شانئک ھو الابتر کا نظارہ

ناظرین! خدارا غور فرمائیں۔ کہ یہ الہامات کس طرح صاحب الہامات کی صداقت، راستبازی اور زبردست شخصیت روحانی پر بوضاحت دلالت کر رہے ہیں۔ کیا وہ ناپاک انسان جو افترا میں لت پت ہو موت کو سامنے دیکھ کر اس ثبات کا اظہار کر سکتا ہے؟ اور کیا اس کی بتائی ہوئی باتیں بظاہر محال ہونے کے باوجود اس طرح متحقق ہوا کرتی ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں؟ بانئی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر اکتیس شمسی سال گزر چکے ہیں۔ اس طویل مدت نے کیا ثابت کیا؟ یہی کہ احمدیت کے دشمن خائب و خاسر ہیں۔ احمد جری اللہ علیہ السلام کے اعداء ابتر ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی عبرتناک داستان سب کے سامنے ہے۔ کس طرح وہ اور اس کا خاندان نیست و نابود ہوگیا۔ کیا آج مولوی محمد حسین صاحب کا جانشین اس کی اولاد میں سے موجود ہے؟ سعد اللہ لدھیانوی کے خاندان کا حال سب جانتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری "لمبی مہلت" پانے کے باوجود کس طرح حسرت کے ساتھ باغ احمدیت کو سرسبز و شاداب ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور کس طرح اپنے پسماندگان پر بے اطمینانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ سینکڑوں دشمنوں کے انجام ان شانئک ھو الابتر کی سچائی پر گواہی دے رہے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی

اس طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان پھلا پھولا۔ الٰہی بشارتوں کے مطابق اس کا نشوونما ہوا۔ اور آج اسی شجر طوبیٰ کی مقدس زرع کے ہاتھوں میں احمدیت کی قیادت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لخت جگر محمود اس باغ کا کامیاب باغبان ہے۔ آل احمد پر حملے ہوئے پیہم ہوئے۔ اپنے بیگانے بن گئے اور ابناء الفارس کے مٹانے کے درپے ہوگئے مگر پچیس برس کی مسلسل کوششوں کے باوجود ہر آن یہی ثابت ہوتا رہا۔ کہ **انی معک ومع اھلک احمل اوزارک** خدا ان مقدسوں کے ساتھ ہے۔ اور ہر نازک وقت میں وہی آڑے آتا رہا

احمدیت کی فتوحات کا سلسلہ

احمدیت کی فتوحات کا ایک وسیع اور لمبا سلسلہ ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں احمدیت کو فتح حاصل ہو رہی ہے ہر زمانہ ان فتوحات پر شاہد ہے یہ سب کچھ جو آپ کو آسمانی تائیدات اور احمدی مجاہدین کی کوششوں میں برکات نظر آتی ہیں یہ کیا ہیں یہ سب **انا فتحنا لک فتحا مبینا** کا شاندار نظارہ ہے۔ اے کاش احمدیت کے مخالف چشم بینا پیدا کریں۔

الدار کی حفاظت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الدار کی حفاظت کس طرح اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی طور پر کی ہے۔ اس گھر کو ان امراض سے محفوظ رکھا۔ جو دنیا کے چاروں گوشوں میں تباہی مچا رہی ہیں۔ اس گھر کے مکینوں کو خدائی حفاظت حاصل رہی ہے۔ دشمن بارہا اس کی بربادی کی نیت سے قادیان پر حملہ آور ہوئے۔ احرار کی یورشیں کسے معلوم نہیں مگر دنیا گواہ ہے۔ کہ ہر بار ان کی تدبیران کے خلاف پڑی اور انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیا یہ سب کچھ انی احافظ کل من فی الدار کے وعدہ کی وجہ سے ہی نہ تھا؟

خلافتِ راشدہ کے ذریعہ سکینت کا نزول

خدائی کلمات الرحیل ثم الرحیل پورے ہوئے اور خدا کا برگزیدہ نبی اس کی گود میں چلا گیا۔ مگر باد مخالف کی تندی کے باوجود مومنوں کے لئے قدرت ثانیہ (خلافت راشدہ) کے ذریعہ اطمینان کا سامان پیدا کیا گیا۔ اور قلوب پر ایک سکینت نازل ہوگئی۔ کیونکہ خدا نے فرمایا تھا۔ "ڈرو مت مومنو"۔ اس نہ ڈرنے کا باعث یہ تھا کہ ان اللہ یحمل کل حمل۔ خدا خود اس سلسلہ کا کارساز ہوگا۔ اور وہ اس کو اس طریق پر چلائے گا۔ کہ یہ کبھی برباد نہ ہوسکے گا۔

نادانوں نے خلافت سے سرکشی کے لئے یہ بہانہ بنایا کہ اس طرح خلافت ماننے سے یہ سلسلہ مٹ جائے گا۔ کیا انہیں معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے تو اپنے پیارے مسیح کو وفات کی خبر کے ساتھ ہی ان اللہ یحمل کل حمل میں یہ بشارت دیدی تھی۔ کہ یہ جماعت تباہ نہیں ہوسکتی۔ اس کا قدم بربادی کی طرف نہیں جاسکتا۔ اس کا محافظ و نگران تو خود خدائے بزرگ و برتر ہے۔

گزشتہ اکتیس سال کی تاریخ احمدیت کا ہر ورق اس بات کا درخشندہ ثبوت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ ان اللہ یحمل کل حمل کو کس طرح پورا فرمایا۔ اور کس طرح ہر روز احمدیت کی تائید و نصرت فرما رہا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ یقیناً سچے نبی تھے۔ اور آج تک کے جملہ واقعات بھی بتلا رہے ہیں۔ کہ آپ برحق فرستادۂ خدا تھے۔ آپ انسان تھے۔ اس لئے وفات پا گئے۔ اں آپ خدا نما تھے اس لئے دنیا کے آخر تک آپکے حالات اور واقعات ازدیاد ایمان کا موجب ہوں گے۔ آپ کی زندگی...

(۴۷۱)
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا وقت

بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے متعلق تحفہ گولڑویہ اور ازالہ اوہام کی بعض عبارات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوست نے یہ استفسار کیا ہے۔ کہ اگر کشفی حساب لیا جائے جو کہ عصر کے اعداد سے نکلتا ہے، تو تقریباً پچاس سال وقت پیچھے رہ جاتا ہے۔ اور اگر موسوی مماثلت کا حساب سمجھا جائے۔ تو تقریباً دو سو سال وقت آگے چلا جاتا ہے۔ یہ تناقض کس طرح دور ہو۔ اس کے متعلق احباب کی واقفیت کے لئے بعض امور درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(اوّل) موسوی سلسلہ کی مماثلت ان حالات سے ہے، جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے وقت موجود تھے، نہ کہ خاص وہ وقت یا گھڑی جس میں حضرت عیسٰے علیہ السلام تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اور منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعودؑ ہونے کے بارے میں پائی جاتی ہیں، وہ خدمات خاصہ ہیں، جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ میں سپرد کی گئی تھیں۔ کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھ گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسٰے سے چودہ سو برس بعد تھا۔ کہ جب ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا۔ کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا۔ اور یہ زمانہ بھی مثیل موسٰے کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا ہے۔ جو حضرت موسٰے اور حضرت عیسٰے کے درمیان میں تھا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳)

مذکورہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مماثلت سے مراد حضور نے وہ حالات لئے ہیں جو موسوی سلسلہ میں واقعہ ہوئے۔ اور زمانہ میں مشابہت کا ذکر بطور تائید ہے۔ اور فقرہ "اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا ہے" میں لفظ "قریب قریب" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بعینہٖ اتنا زمانہ مقصود نہیں بلکہ قدرے کم مراد ہے۔

اور مماثلت میں تفاوت زمانی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۱۸۰ پر یوں حل فرمایا ہے:۔

"اگرچہ عیسائیوں نے یہ غلطی سے لکھا ہے، کہ یسوع مسیح حضرت موسٰے کے بعد پندرھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ مگر یہ انہوں نے غلطی کی ہے یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنے حضرت عیسٰے حضرت موسٰے کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے۔ اگرچہ مشابہت ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے، تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو، اور دم بھی ہو۔ اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو۔ بلکہ ایک شخص کو دوسرے کا مثیل ٹھہرانے میں ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا قول قبول کرلیں، کہ حضرت عیسٰے حضرت موسٰے سے پندرھویں صدی میں ہوئے تھے تاہم مضائقہ نہیں۔ کیونکہ چودھویں اور پندرھویں صدی باہم ملحق ہیں۔ اور اس قدر فرق زمانہ کا مشابہت میں کچھ حرج نہیں ڈالتا مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنے حضرت عیسٰے حضرت موسٰے کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں جو عبرانی توریت ہے۔ وہ بہ نسبت عیسائیوں کے تراجم کے صحیح ہے۔"

یہی مضمون بعینہٖ تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۱۰ پر موجود ہے۔ فرماتے ہیں۔ "اس قدر قلیل فرق سے مشابہت میں فرق نہیں آتا۔ بلکہ مشابہت ایک فرق کو چاہتی ہے۔"

پس اصولی رنگ میں یہی جواب ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور جواب ممکن نہیں۔ اور صاف دل انسان کے لئے یہی جواب کافی ہے

کشفی حساب کے متعلق وہ عبارات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں درج ذیل ہیں۔ جن میں ظہور یعنی پیدائش اور بعثت کے وقت کو خلط ملط کر دینے کی وجہ سے ایسا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حضور نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ اور آپ صحیح وقت پر تشریف لائے ہیں۔

پیدائش مسیح موعودؑ کے لئے حضور نے چھٹے ہزار کا آخر قرار دیا۔ اور بعثت کے لئے ساتویں ہزار کی ابتداء بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

"اور اس آخری خلیفہ کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ آخری حصہ ہزار ششم میں آدم کی طرح پیدا ہو۔ اور سن چالیس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح مبعوث ہو۔ اور نیز صدی کا سر ہو۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹)

پھر حاشیہ صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

"میری پیدائش اس وقت ہوئی تھی جب چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے تھے۔"

اور اپنی بعثت کے متعلق ۱۲۹۰ھ رقم فرماتے ہیں:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے قمری حساب کی رو سے ۴۷۳۹ برس بعد ہی مبعوث ہوئے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۵۰ و صفحہ ۱۵۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک وفات تک کا زمانہ ہے چنانچہ آگے چل کر صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ پر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالےٰ نے مجھے کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے، یعنے تیئیس برس کا تمام وکمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔" اب مندرجہ بالا حوالجات کی بناء پر نتیجہ درج ذیل ہے:۔

حضرت آدم سے وفات آنحضرت صلعم تک	۴۷۳۹
بعثت مسیح موعودؑ وفات آنحضرتؐ سے	۱۲۹۰
کل مدت بعثت شروع ساتویں ہزار	۶۰۲۹
تحریرات کے رو سے پیدائش چھٹے ہزار میں سے گیارہ کم ہے	۵۹۸۹
چالیسویں برس بعد بعثت	۴۰
	۶۰۲۹

اس حساب کے رو سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالجات کی بناء پر دیا گیا ہے کوئی کمی بیشی نہیں۔ اور مخالف کا یہ کہنا سراسر مغالطہ دہی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کشفی تشریح کی بناء پر پچاس برس بعد میں آئے ہ

خاکسار عبدالرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

ڈلہوزی میں آنیوالے احمدی احباب کو اطلاع

گذشتہ سال اور اس سال بھی کئی دوستوں نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ وہ موسم گرما میں ڈلہوزی آنا چاہتے ہیں ان کے لئے کوئی مکان تلاش کروں۔ چونکہ آجکل لوگ کثرت سے آ رہے ہیں۔ اور کوٹھیاں اور مکان جلدی جلدی کرایہ پر چڑھ رہے ہیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جلد سے جلد خاکسار کو اپنے ارادہ اور ضروریات سے مطلع فرمائیں تا ان کے حسب منشاء انتظام کیا جا سکے۔ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ وہ ساری کوٹھی یا اسکا کوئی حصہ یعنی ایک دو کمرہ لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ Paying guest کے طور پر رہ سکیں۔ اگر کالج کے طالبعلم اپنی چھٹیاں یہاں گزارنا چاہیں تو ان کے لئے بھی انتظام ہو سکتا ہے۔

خاکسار۔ برکت اللہ پرسنل کلرک ڈلہوزی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری کالیکٹ سے اپنی رپورٹ مورخہ ۱۹ مئی میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ اپریل کا مہینہ سلسلہ کاموں میں ہی گذرا۔ اور اس دوران میں بنیل نیکچر زدہ بیگم سی کو پنگاڑی روانہ ہوا۔ پینگاڈی میں احمدی بچوں کو قرآن مجید اور دینیات کے ابتدائی مسائل پڑھانے کے لئے تین سال پیشتر ایک استاد مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے متعلق کچھ دنوں سے وہاں کے بعض دوستوں کو کچھ شکایات پیدا ہوگئی تھیں۔ مختلف دوستوں سے مشورہ کرکے شکایات رفع کی گئیں۔ درس باقاعدہ دیا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ۲۱ تاریخ کو جمعہ کے دن مولوی عبدالسلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ سٹیمر گاہ آتے تھے۔ اور وہاں سے میسور جانا چاہتے تھے۔ اور خواہش یہ تھی کہ مالابار کے راستے ہوتے ہوئے جائیں۔ دوستوں نے آپ کی اپنی مقدرت اور حالات کے مطابق خاطر تواضع کی۔ اور اصحاب کی خواہش پر آپ نے ہی خطبہ جمعہ پڑھایا میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا رہا۔ پیر رات کو عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں بھی مولوی صاحب نے اسلام کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت پر مختصر تقریر کی۔ اس کا ترجمہ بھی خاکسار نے دوستوں کو سنایا۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی احباب اور بعض ہندو بھی آئے ہوئے تھے جو خدا کے فضل و کرم سے اچھا اثر لے کر گئے۔ ۳۰ تاریخ کو خانا قور میں بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب نے تقریر کی۔

بھاگلپور

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ بہار و اڑیسہ بھاگلپور سے ۱۶ مئی کو رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ درس قرآن کریم باقاعدہ ہر روز دیا جاتا ہے اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ۳ تاریخ کو ایک معزز غیر احمدی دوست کے بلانے پر پورینہ گیا۔ آپ ایک معزز زمیندار ہیں آپ کو مختلف طریقوں سے پوری طرح تبلیغ کی گئی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ بعض اور معززین کو بھی ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ چنانچہ بڑ کور بیرسٹر صاحب کے ذریعہ ایک مختار صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ گو تاحال وہ احمدیت میں شامل نہیں ہوئے لیکن ان کے خیالات اچھے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قریباً ۱۹۱۰ء میں ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ ایک بہت بڑا کاغذ ہے جس پر لکھا ہے "مسلمانوں کا راہبر مرزا غلام احمد قادیانی" جس وقت انہوں نے یہ خواب دیکھا تھا اس وقت نہ وہ اور نہ کوئی اور اس علاقہ میں احمدیت سے واقف تھا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا چرچا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

کراچی

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ متعینہ کراچی اپنی ماہ مئی کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ بعض غیر احمدیوں کی درخواست پر گورنمنٹ ڈرگ روڈ میں مناظرہ کے لئے بعض ملٹری کے غیر احمدی معزز افسروں سے ملا۔ لیکن انتہائی کوشش کے باوجود مناظرہ کی اجازت نہ دی گئی۔ کیونکہ ڈرگ روڈ فوجی آبادی ہے۔ چنانچہ انفرادی طور پر پیغام حق لوگوں تک پہنچایا گیا۔ ۳۰ تاریخ کو تبلیغی جلسہ احمدیہ ہال میں کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے مسئلہ نجات پر تقریر کی۔ ۲۰ تاریخ کو ایک سکھ ڈاکٹر صاحب سے جو مجھ سے بہت محبت سے ملتے ہیں۔ ان کو تقریباً ایک گھنٹہ تک صوفیانہ رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ ان کے ساتھ بعض اور بھی غیر مسلم دوست تھے جن پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض انگریزی کتب مطالعہ کے لئے دوستوں کو دی جاتی ہیں جن کو احباب پڑھ کر احمدیت کی بہت تعریف کرتے ہیں۔

یمن پوری

مولوی افضال احمد صاحب مبلغ متعینہ یمن پوری اپنی رپورٹ مورخہ ۲۶ اپریل میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ لنگہ مان دھاتا کے اچھوت لوگوں میں جو عیسائی ہوگئے ہیں۔ تبلیغ کرنے کا اچھا موقع ملا۔ ایک دن تقریباً ۳ گھنٹہ تک باقاعدہ تقریر کی۔ خدا کے فضل و کرم سے میری تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہہ دیا کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں آسمان پر نہیں گئے۔ اور نہ اب وہ آسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھوت دوستوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے بعد لنگہ مان دھاتا کے گرد و نواح کے دیہات میں دورہ کیا گیا۔ اور پیغام حق لوگوں تک پہنچایا گیا۔ جن میں بعض غیر احمدی اور غیر مسلم لوگ بھی شامل تھے۔ نماز کی پابندی اور اخلاقی حالت سنوارنے کے متعلق احباب کو تاکید کی گئی۔

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ متعینہ سری نگر اپنی رپورٹ مورخہ ۵ مئی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مختلف مقامات کا دورہ کیا گیا۔ تعمیر مسجد کے لئے چندہ فراہم کیا گیا۔ اور مرکزی چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ انفرادی طور پر اور جلسوں کے ذریعہ پیغام حق لوگوں تک پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گرد و نواح میں احمدیت کا اچھا اثر ہے۔

جہلم

نور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ محمود آباد ضلع جہلم اپنی تبلیغی رپورٹ ماہ مارچ و اپریل میں تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں سات جلسے کئے گئے ۸ دیہات زیر تبلیغ رہے اور ۲۱۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ نیز ۳۲ عدد ٹریکٹ مختلف قسم کے تقسیم کئے گئے۔

کوئٹہ

جناب عبد الحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ کوئٹہ اپنی تبلیغی رپورٹ ماہ اپریل میں لکھتے ہیں۔ کہ ماہ اپریل میں ایک دوست نے بیعت کی ہے بعض اور احباب بھی زیر تبلیغ ہیں غیر احمدیوں کے علاوہ غیر مسلم معزز احباب بھی سلسلہ کی کتب نہایت شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بہت تعریف کرتے ہیں۔

پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ کی تازہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اہل حدیثوں کے ساتھ گذشتہ مباحثہ سے جو فضاء پیدا ہوگئی تھی وہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر لوگوں کو پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ ایک دوسرے مناظرے کے لئے بھی خط و کتابت کا آغاز ہوا ہے۔ چونکہ ان دنوں پونچھ میں نمائش ہے۔ اور لوگ کثرت سے آرہے ہیں۔ اور تبلیغ کا بہت موقع ہے۔ مولوی صاحب اس سے بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو جماعت کوٹلی کی طرف سے بھی اہل حدیث کا مقابلہ کرنے کے لئے دعوت آئی تھی۔ اور رپورٹ ارسال کرتے وقت وہاں جانے والے تھے۔ مولوی صاحب نہایت محنت سے اپنا فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ لکھتے ہیں کہ مختلف مقامات کا دورہ کیا گیا جن میں قریباً ۱۵۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض اشخاص سے مسئلہ نبوت اور اجرائے نبوت پر خاص طور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ سنجیدہ افراد تحقیق حق میں کوشاں ہیں۔ بعض تعلیمیافتہ لوگوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا جن کی وجہ سے وہ بہت متاثر ہیں کمال ڈیرہ میں ہر روز درس قرآن مجید بھی دیا جاتا ہے۔

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

(423)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندوستان میں اسلحہ سازی کی سکیم

شملہ سے ۵ مئی کی ایک خبر مظہر ہے، کہ جیسا کہ چٹ فیلڈ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی تھی۔ حکومت برطانیہ ہندوستان میں اسلحہ سازی کا کام شروع کرنے کے متعلق بہت جلد ہدایات جاری کر دے گی۔ حکومت ہند اس ملک کی مشہور ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی جمشید پور کے ساتھ توپوں اور ٹینکوں کے آگے لگانے والی فولادی چادروں کی ساخت کے متعلق غیر رسمی گفت و شنید کر رہی ہے۔ یہ چادریں بحری ضروریات میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کلکتہ کی ایک ورکشاپ میں ایسی بڑی توپوں کی ساخت کا کام شروع کیا جائے گا جو ۲۵ پونڈ وزنی گولہ پھینک سکیں۔ فوجی افسروں کی رائے ہے کہ طیاروں اور طیارہ شکن توپوں کے علاوہ تمام جنگی سامان ہندوستان میں ہی تیار کرانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور اس کام کو جاری کرنے کے لئے پچاس لاکھ پونڈ کی خطیر رقم انگلستان کی طرف سے دی جائے گی۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے لئے امدادی بحری فوج بھی مقرر کی جائے گی۔ بمبئی کراچی اور کلکتہ میں دیسی فوج قائم کرنے کے متعلق تجاویز مرتب کی جا رہی ہیں۔

ہندوستان میں کانگریس کی پالیسی پر وزیر ہند کا تبصرہ

۲۵ مئی کو امپائر ڈے کی تقریب پر وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے ایک تقریر کی جس میں کہا، کہ ہندوستان میں بعض لوگ برطانوی امپیریلزم کے سخت مخالف ہیں۔ اور اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں غور کرنا چاہئیے۔ کہ اگر ان کا واسطہ ان طاقتوں سے ہوتا جو آجکل سیاسی مسائل کو قوت کے ساتھ حل کرنا چاہتی ہیں، تو ان کی کیا حالت ہوتی۔ ہندوستان کا نصب العین برٹش کامن ویلتھ میں درجہ نو آبادیات حاصل کرنا ہے۔ اس وقت گیارہ صوبوں میں سے آٹھ پر کانگریسیوں کی حکومت ہے۔ جو برطانوی امپیریلزم کے ایجنٹوں کی امداد اور تعاون سے کام چلا رہی ہیں۔ انہیں یہ سوچنا چاہئیے۔ کہ یہ چند سال ان کے امتحان و آزمائش کے ہیں۔ اس کے بعد انہیں خود ذمہ واری اٹھانی پڑے گی اس لئے انہیں چاہئیے کہ ہندو مسلمانوں میں یگانگت اور یک جہتی کی فضا پیدا کریں۔ یہی ایک سوال ہے جو ہندوستان کے مستقبل کو بنا بھی اور بگاڑ بھی سکتا ہے۔ اقلیتیں ہندوستان کی ترقی کے لئے مساوی جدوجہد کر سکتی ہیں بشرطیکہ ان کو یقین ہو۔ کہ ان کے حقوق اور مفاد محفوظ ہیں۔ کانگریسی گو برطانوی امپیریلزم کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن کیا کوئی یہ تصور بھی کر سکتا ہے کہ اگر ہندوستان میں کوئی اور امپیریلزم ہوتا۔ تو یہ لوگ آٹھ صوبوں میں اپنی حکومت قائم کر سکتے۔ اور یہ کامیابی اتنے قلیل عرصہ میں حاصل کی گئی ہے۔ جو کسی قوم کی زندگی میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔

لاہور میں کسان ستیہ آگرہ کے متعلق حکومت کا بیان

۲۳ مارچ ۱۹۳۹ء سے لاہور میں کسانوں کی طرف سے ستیہ آگرہ کی تحریک جاری ہے۔ جتھے روزانہ نکلتے اور گرفتار ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس تحریک کے بانیوں کا یہ پروپیگنڈا صحیح نہیں، کہ حکومت کو کسانوں سے ہمدردی نہیں۔ ان لوگوں کا مطالبہ یہ ہے کہ مالیہ انکم ٹیکس کے اصول پر وصول کیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض اور مطالبات بھی تھے جو مبہم تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے ابتداء میں ہی ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی تھی کہ مالیہ کو انکم ٹیکس کے اصول کے مطابق کرنے کے امکانات پہ غور کرے۔ نیز مالیہ کے طریق میں تبدیلی سے متعلقہ جملہ دیگر مسائل پر غور بھی اس کے فرائض میں تھا۔ لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات پہ حکومت کے لئے اس وقت تک عمل کرنا ناممکن تھا۔ جب تک اس کمی کو پورا کرنے کے ذرائع معلوم نہ کئے جاتے جن سے کمیٹی کی مجوزہ تخفیف پوری ہو سکے۔ اور چونکہ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اس لئے اسے حل کرنے پہ کافی وقت صرف ہو گا۔ اور جس صورت میں کہ تجویز پہلے ہی حکومت کے زیر غور ہے اس قسم کی تحریک بیہودہ ہے۔

جب جتھہ بازی شروع کی گئی۔ تو اس کی وجہ یہ بیان کی گئی۔ کہ وزیر اعظم ہمارے وفد کو ملاقات کی اجازت نہیں دیتے۔ لیکن وزیر اعظم نے ان کے بیسیوں افراد پر مشتمل وفود سے ملاقاتیں کی ہیں۔ پہلے تو ستیہ آگرہ کی وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ وفود کو ملاقات کی اجازت نہیں۔ مگر اب یہ کہ ہمارے لیڈروں کے مطالبات کو منظور نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد ضلع لاہور میں مالیہ میں اضافہ کی تشریح کی گئی۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ صرف دو فیصدی ہے۔ جس میں سے اکثر حصہ نہری آبپاشی کے رقبہ میں توسیع کی وجہ سے ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر مالیہ میں تخفیف کی بھی جائے۔ تو اس سے زیادہ فائدہ بڑے زمینداروں کو پہونچے گا۔ اور دراصل بڑے زمیندار اپنے مفاد کے لئے سادہ لوح کسانوں کو آلہ کار بنا رہے ہیں۔ کانگریسی لیڈروں نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ کہ اس تحریک کا حقیقی مقصد یونینسٹ گورنمنٹ کو ناکام کرنا ہے۔ اور اب یہ صورت نظر آتی ہے۔ کہ جب تک نام نہاد پراونشل کسان کمیٹی کے دوراز کار اور نامعقول مطالبات تسلیم نہ کئے جائیں گے۔ کسانوں کو برابر گرفتار ہونے کی ترغیب دی جاتی رہے گی۔

حیدرآباد میں آریہ ستیہ آگرہ اور حکومت پنجاب

پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آریہ ستیہ آگرہ حیدرآباد کے مخالف اور موافق اخبارات میں اس وقت سخت کشمکش شروع ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف سخت پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مختلف طبقات میں منافرت بڑھ رہی ہے۔ اور امن عامہ مخدوش ہو رہا ہے۔ اور اب صورت ایسی ہو گئی ہے، کہ اگر اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ تو حالات کے سخت خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اگر یہ طریق بند نہ کیا گیا تو جیسا کہ بعض دیگر صوبجات میں کرنا پڑا ہے۔ حکومت پنجاب کو بھی ایسے اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی پڑے گی۔ لیکن چونکہ حکومت پنجاب اگر ایک طرف امن عامہ کو مخدوش دیکھنا نہیں چاہتی۔ تو دوسری طرف پریس کے خلاف قانونی کارروائی بھی اسے پسند نہیں۔ اس لئے وہ صوبہ کے تمام اخبارات سے اپیل کرتی ہے۔ کہ اس موضوع پہ مقالات لکھتے اور خبریں شائع کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لیں۔ اور ایسا رنگ اختیار نہ کریں۔ جو مختلف طبقات میں تلخی اور بے چینی کا موجب ہو۔

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل۔
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا
پتہ ملک بشیر احمد تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

(474)

منزل سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

یورپ کی آئندہ جنگ کا اکھاڑہ

اس وقت یورپ میں جنگ کی جو آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پولینڈ میں سب سے پہلے بھڑک کر دوسرے ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اس لئے اس اہم ملک کے مختصر حالات یقیناً قارئین کی دلچسپی کا موجب ہونگے۔ اس ملک کو نواحی ممالک سے جدا کرنے کے لئے نہ کوئی دریا بیچ میں ہے اور نہ پہاڑ۔ بلکہ یہ یورپ کے اس وسیع میدان کا ایک حصہ ہے جو کوہستان یورال تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہیں۔ جو روس کو ایشیا سے جدا کرتے ہیں۔ یہ ملک صدیوں روس۔ آسٹریا اور جرمنی وغیرہ کا جزو بنا رہا ہے۔ اور ۱۹۱۸ء میں اس نے آزادی حاصل کی تھی۔ یہ در اصل روس اور جرمنی کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ روس اس ملک کی آزادی کی اہمیت اس لئے بھی بہت زیادہ سمجھتا ہے کہ اس پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کے لئے روسی یوکرین پر حملہ کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

پولینڈ کے لوگ بہت سادہ معاشرت رکھتے ہیں۔ ناچ۔ راگ رنگ۔ شراب اور دوسری اسی قسم کی تفریحوں سے انہیں بہت کم دلچسپی ہے۔ وہ بہت مہمان نواز اور دوست پرور ہوتے ہیں۔ مذہباً کیتھولک ہیں۔ جب ۱۹۱۸ء میں اس ملک کو آزادی نصیب ہوئی۔ تو آزاد حکومت نے سب سے پہلا یہ کام کیا۔ کہ اس یونانی کلیسا کو گرا دیا۔ جو روسیوں نے وارسا پر قبضہ کے بعد تعمیر کیا تھا۔ اور اب پولش افواج اس مقام پر پریڈ کرتی ہیں۔ جنگ عظیم میں روس اور جرمنی دونوں نے اس ملک کی آزادی کا وعدہ کیا تھا۔ سب سے بڑے پول لیڈر مارشل جوزف پلوڈسکی نے جرمنی کا ساتھ دیا اور روس سے نبرد آزما ہوا۔ لیکن جب جنگ کے بعد اس نے آزادی کا مطالبہ کیا۔ تو جرمن گورنمنٹ نے اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔ اور جب جرمنی میں انقلاب ہوا۔ تو وہ رہا ہو کر اپنے ملک میں آیا۔ اور آزادی کی جنگ شروع کی۔ اور کامیاب ہوا۔ یہ شخص اہل پولینڈ کا محبوب لیڈر ہے۔ ۱۲ مئی کو جب نازیوں نے ڈینزگ کے جنگی خانہ پر حملہ کیا۔ تو پول اپنے اس لیڈر کی سالگرہ منا رہے تھے۔

اتحادیوں کی فوجی طاقت کے مظاہرے

لنڈن سے ۲۶ مئی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ روس۔ برطانیہ اور فرانس کے مابین جو معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد تینوں ممالک نے ایک دوسرے کو اپنی جنگی طاقت اور فوجی حالات سے روشناس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا جنگ کے وقت ایک دوسرے کے حالات سے ناواقفی کی وجہ سے کوئی نقصان نہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ حکومت برطانیہ نے حکومت روس کے مارشل واروشیلوف کو انگلستان میں آنے کی دعوت دی ہے۔ ان کے آنے پر انگلستان میں نمائشی جنگ ہو گی اور وہ اس کے نظارہ سے دیکھ کر انگلستان کی فوجی طاقت کا اندازہ کر سکے گا اس کے بعد چند برطانوی فوجی افسر روس جائیں گے۔ اور اسی طرح ان کے سامنے سوویٹ گورنمنٹ اپنی فوجی طاقت کے مظاہرے کرے گی۔ فرانس نے بھی نمائشی جنگ کے اہتمام کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے دوسرے ممالک کے نمائندوں کو دیکھنے کی دعوت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے بعض فوجی افسر پولینڈ گئے ہیں

جو وہاں کے فوجی مسائل میں پولش گورنمنٹ کو مفید مشورے دیں گے۔ اور پولش افواج کی از سر نو تنظیم و تربیت کریں گے۔

ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ موجودہ بجٹ میں دفاعی انتظام کے لئے ۴۰۸۸۵۰ روبل مخصوص کئے گئے ہیں۔ گذشتہ سال یہ رقم ۲۷۰۰۰ لاکھ روبل تھی۔ فوجی اخراجات میں نمایاں زیادتی کے باوجود کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت روس کو ۶۵۰۰ روبل کی بچت ہو گی۔ اس کی کل آمد ۱۵۵۶۰۷۰ روبل اور خرچ ۱۵۰۴۹۵۷۰ روبل ہے۔ گویا ایسے نازک وقت میں اس کی مالی حالت تسلی بخش طور پر مضبوط ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین کی جنگ کا جاپان پر تباہ کن اثر

ٹوکیو سے ۲۶ مئی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ چین کے ساتھ جنگ جاپان کے لئے بے حد اقتصادی مصائب کا موجب بن رہی ہے۔ اور اس کی پریشانیاں روز افزوں ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں حکومت جاپان نے آئندہ سال کے کل مصارف کا اندازہ ۹۰۰۰۰ لاکھ ین کیا تھا۔ مگر آج معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ۲۳۷۹۰ لاکھ ین خرچ ہو چکے ہیں۔ جو گذشتہ سال کے کل اخراجات سے بھی ۱۷۸۴۰ لاکھ ین زیادہ ہیں۔ دسمبر میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اخراجات پورے کرنے کے لئے کل مصارف کا دو تہائی قرض لینا پڑے گا۔ کیونکہ آمدنی ان اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ جو اسے درپیش ہیں۔ جنگ کے تمام اخراجات دوسرے ممالک سے قرض لے کر پورے کئے جا رہے ہیں۔ اور اب تو قرض اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ حصول قرض میں بھی بے حد دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ساکھ بالکل خراب ہو گئی ہے۔ دوسرے ممالک سے اشیاء خریدتے وقت ان کی قیمت سونے کی شکل میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سونے کا تمام ذخیرہ قریب الاختتام ہے۔ اور اس کا اثر صنعتی کارخانوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ پبلک کی حالت بھی بے حد گر چکی ہے لوگ اپنے مصارف روزمرہ میں اس قدر کمی کر چکے ہیں۔ کہ اس میں مزید کمی کی کوئی گنجائش نہیں۔ معیار زندگی بہت گر چکا ہے۔ اور ایسی ابتری پیدا ہو رہی ہے کہ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس ملک کا انجام کیا ہو گا غرض جاپان اس وقت نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا مصداق ہو رہا ہے۔ مصارف میں کمی بھی اس کے بس میں نہیں۔ اور آمدنی کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی

ایران میں ڈکٹیٹروں کے خلاف جذبات

طہران سے ۲۶ مئی کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایران میں اٹلی اور جرمنی کے خلاف انتہائی نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور البانیہ کے مسلمانوں پر اٹلی کے ہاتھوں مصائب کے جو پہاڑ ٹوٹے ہیں۔ وہ بالخصوص اٹلی کے خلاف ایران کے جذبات کو مشتعل کرنے کا باعث ہوئے ہیں۔ ایرانی ریلوے کی تعمیر میں چند ہزار اطالوی ملازم تھے لیکن اب ان سب کو نکال دیا گیا ہے۔ تقریباً دو ہزار جرمن ایران میں کاروبار کرتے ہیں جنہیں ایران میں مقیم یہودیوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ ان کی ایک نازی انجمن بھی وہاں موجود ہے۔ اور حکومت ایران ان سب کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ تا وہ کوئی شرارت نہ کر سکیں۔ ایرانی اخبارات جرمنی اور اٹلی کے خلاف پر زور مقالات تحریر کر رہے ہیں۔ اور اس امر کا شدید پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مشرق میں ان کا رسوخ بڑھ رہا ہے۔ شہزادی فوزیہ اور ولی عہد ایران کی شادی نے مصر اور ایران کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دیا ہے۔ اور اس تعلق کے نتیجہ میں ایرانی نوجوانوں میں بھی وسعت نظر اور بلند ہمتی پیدا ہو رہی ہے اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ فیسی ازم سے برپا ہونے والی مصیبتوں کے مقابلہ کے لئے اپنے ملک کو تیار کر سکیں۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (مینیجر)

ضرورت

ڈون سکول ڈیرہ دون میں ۶۰-۵-۱۰۰ کے گریڈ پر ایک Laboratory Assistant کی ضرورت ہے
فزیکل اور کیمیکل لیباریٹریز میں پریکٹیکل تجربہ ہونا چاہیئے۔ خواہشمند احباب درخواستیں ۲۵ جون ۱۹۳۹ء سے پہلے پہلے ہیڈ ماسٹر ڈون سکول ڈیرہ دون کے نام ارسال فرماویں۔

ناظر امور خارجہ

ضرورت ہے ایسے امیدواروں کی جو اوورسیر، سب اوورسیر کی تعلیم کے علاوہ سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کا امتحان بھی پاس کرنا چاہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ منیجر جے۔ بی۔ انجینئرنگ کالج لدھیانہ

مولانا واحدی صاحب

ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ و میونسپل کمشنر دہلی ارقام فرماتے ہیں "بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی۔ تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ جس طرح لوگ اب خود نقطہ طلب سے بات نہیں سنتے انکو سنانے کیلئے ایسا ہی دلچسپ انوکھا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے" کتاب قول سدید کے متعلق ایک دو نہیں سینکڑوں معزز احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی رائے منگوائیے یا کتاب مفت منگا لیجئے۔ اگر تبلیغ کا موقعہ ثابت ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اندر دو روپیہ قیمت روانہ فرمائیے ورنہ کتاب واپس کر دیجئے گا۔ کیا مفت منگوانے میں بھی کچھ آپکو عذر ہے جنہیں مفت بھی کتاب منگوا کر تبلیغ کرنیکا جوش نہیں اسکو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ کتاب منگوانیکا پتہ منیجر رسالہ دستکاری دہلی

ضرورت رشتہ

ایک مخلص تعلیم یافتہ نوجوان جو سید قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور انٹرنس پاس ہیں۔ ایک نہایت ہی اچھی ملازمت پر فائز تھے۔ لیکن قبول احمدیت کے باعث اسے کھو چکے ہیں اور اب تحریک جدید کے اس مطالبہ کے ماتحت کہ کوئی احمدی بیکار نہ رہے ایک معمولی روزگار اختیار کر چکے ہیں انکے لئے رشتہ درکار ہے۔ انکی اپنی زمین بھی ضلع راولپنڈی میں ہے، ذات کا کوئی سوال نہیں ہے تمام خط و کتابت بنام شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم متصل مسجد احمدیہ لائلپور رہے۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو شل آب حیات کے تصور کرینگے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اسکے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عام) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ننگہ ڈمہ ولد غازی ذات بلوچ سکنہ کنڈل شیروانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائیے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱ مئی ۱۹۳۹ء

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگہ دادو نواب ولد شادو ذات لک سکنہ میرک سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائیے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱ مئی ۱۹۳۹ء

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار عبدالوحید خانصاحب بہادر سب ناظم دیوانی
نظامت راجپورہ ریاست پٹیالہ

اشتہار بنام ہری سنگھ ولد کاہلا سنگھ جٹ سکنہ بھینی مودت مسئول علیہ
بنی رام ولد روپا مل اگروال سکنہ بستی سائل

بنام

سندر سنگھ ولد دریام سنگھ۔ چنن سنگھ ولد دنام سنگھ۔ جیونا ولد دریام سنگھ۔ لال سنگھ ولد دلوا سنگھ۔ امر سنگھ ولد دولا سنگھ۔ بگو ولد گورنکھ، نرائن سنگھ ولد رتن سنگھ جٹ سکنہ ایضاً مسئول علیہم

درخواست زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری

مقدمہ صدر میں عدالت ہذا کا اطمینان ہو چکا ہے کہ ہری سنگھ مسئول علیہ مذکور پر تعمیل سمن معمولی طریقہ پر ہونی دشوار ہے۔ لہذا اسے بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ پیشی ۱۲ ہاڑ سمت ۱۹۹۶ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ حکم مناسب صادر کیا جائے گا۔ اور بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۶ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹیالہ ۲۷ مئی۔ ۲۴ کو یہاں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں ۱۴ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک فرمان جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی فرقہ وار یا کسی غیر ریاستی نوعیت کی سیاسی تحریک میں حصہ لے گا تو اسے ریاست سے نکال دیا جائیگا اب کامل امن و امان ہے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ قصابوں پر پانچ روپیہ فی دکان کے حساب سے ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے جو ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ وہ بھی ہڑتال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میونسپل ممبروں کے معاملہ میں ایک مصالحتی بورڈ قائم کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی تھی۔ اسے مسٹر میکناب نے مسترد کر دیا ہے۔ ایک بیان میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ مختلف شعبوں میں تخفیف کے ذریعہ میں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی بچت کی ہے۔ بعض بڑے بڑے افسروں کی تنخواہوں میں اس لئے کمی نہیں کی گئی۔ کہ وہ گرانقدر تنخواہیں لینے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس لئے استادوں کی طرف سے بھی ہڑتال کا خطرہ ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) ترکی اور مصری حلقوں میں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے۔ کہ البانیہ کے سابق بادشاہ زوغو کو شام کا بادشاہ بنانے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اور بعض سرکردہ مسلمان برطانوی اور فرانسیسی حکومتوں سے اس بارہ میں مشورہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ آج ملکہ میری نے اپنی ۷۲ ویں سالگرہ منائی۔ آپ کی صحت اچھی ہے۔ البتہ آنکھ کے زخم کے اندمال کی رفتار قدرے سست ہے۔

شملہ ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی۔ ایران۔ افغانستان اور عراق کے نمائندوں کی ایک مشترکہ کانفرنس طہران میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ ممالک غیر جارحانہ اقدامات کے خلاف معاہدہ میں شریک ہیں۔ اور یہ ان کی تیسری کانفرنس ہے۔ آئندہ اجلاس کابل میں منعقد ہو گا۔

قاہرہ۔ البلاغ کا بیان ہے کہ حکومت مصر نے چیکوسلاویکیہ کو ایک ہزار توپوں کا آرڈر دیا تھا۔ اور فی توپ ایکسو دس پونڈ قیمت طے ہوئی تھی۔ اس دوران میں جرمنی نے اس ملک پر قبضہ کر لیا۔ اب کارخانوں نے یہ توپیں تیار تو کر لی ہیں۔ مگر جرمنی انہیں مصر کے حوالے نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ اس کی خواہش ہے کہ وہ اسی کے کام آئیں۔

لاہور ۲۷ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت کے فنڈ میں اس وقت تک ۸۷ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر شاخت کو جس مشن پر بھیجا گیا تھا۔ اس میں وہ کامیاب نہیں ہوا۔ اور جرمن مال کے لئے ہندوستان میں منڈی مہیا نہیں کر سکا۔ اس ناکامی کی وجہ سے حکومت جرمنی نے اس سے جواب طلبی کی ہے۔

شملہ ۲۷ مئی۔ سنٹرل اسمبلی کے موسم گرما کا اجلاس اب کے بہت مختصر ہو گا۔ اور صرف اٹھارہ یوم تک جاری رہے گا۔ جس میں سے چار دن غیر سرکاری کام کے لئے مخصوص ہونگے۔

کوہاٹ ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ درہ کوہاٹ کے آفریدی قبائل کے باہمی جھگڑے نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ قبیلہ کرخیل نے زرغون خیل کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ یا تو اپنے دیہات حوالہ کر دیں۔ ورنہ جنگ کے لئے تیار رہیں۔ کرخیل ان علاقوں پر زرغون خیل کے قبضہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ بعض سرکردہ ملک تصفیہ کی کوششیں کر رہے ہیں مگر صلح کے امکانات بہت کم ہیں۔

پشاور ۲۷ مئی۔ ڈاکٹر بنی ایل گھوش ایم۔ ایل۔ اے کی قیادت میں سرحد کے تمام کانگرسی لیڈروں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر بوس سے درخواست کی جائے۔ کہ اس صوبہ میں آکر فارورڈ بلاک قائم کریں۔

بنوں ۲۷ مئی۔ قبائلی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے لاٹا کی پہاڑیوں میں ایک سرکاری چوکی پر حملہ کیا۔ ایک گھنٹہ تک فریقین میں جنگ ہوتی رہی۔ آخر اندھیرے میں قبائلی پسپا ہو گئے۔

رنگون ۲۷ مئی۔ برما کے وزیر اعظم نے وزیر تجارت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ مستعفی ہو جائے۔ مگر اس نے گورنر کو لکھا ہے کہ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس سے اندیشہ ہے کہ برما میں آئینی ڈیڈ لاک پیدا ہو جائیگا۔

لاہور ۲۷ مئی۔ سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر اور صدر انٹرنیشنل آرین لیگ مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا آج یہاں آ رہے ہیں۔ تا حیدر آباد ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں آریہ لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صلح کی گفت و شنید شروع ہے۔ اور پنجاب کے ایک بڑے سیاست دان اس کے لئے کوشاں ہیں۔

مراد آباد ۲۷ مئی۔ مسٹر بوس نے احرار کی مجلس شریعت کے امیر عطاء اللہ بخاری صاحب کو تار دیا ہے۔ کہ میں اور میرے ساتھی آپ سے خلوص دل سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ جون کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ آئیں۔

شملہ ۲۷ مئی۔ ہوم منسٹرز کانفرنس میں یو۔ پی کے ایک کانگرسی پارلیمنٹری سکرٹری کے شناخت کا کارڈ اور شملہ کے درمیان خفیہ پولیس کی نگرانی اور پریشان کن سوالات کی داستان بیان کی گئی۔ سر سکندر حیات نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں گے۔

پیرس ۲۷ مئی۔ آج وزراء کی کونسل میں فرانس کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ عنقریب روس اور ترکی کے ساتھ معاہدہ مکمل ہو جائے گا۔ ہمارے نقطہ نگاہ سے اب حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں۔

شولاپور ۲۷ مئی۔ بمبئی اسمبلی کے بعض ہندو ممبروں نے ریاست حیدر آباد سے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں حالات کا بچشم خود مطالعہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن ریاست نے انہیں اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابھی حالات درست نہیں ہوئے۔

لکھنؤ ۲۷ مئی۔ ہندوستان کے مشہور شاعر حسرت موہانی آج کل انگلستان میں ہیں۔ انہیں روس جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل ہو گیا ہے اور آپ سیاحت روس کے بعد عرب ایران اور افغانستان کے رستہ واپس آئیں گے۔

شملہ ۲۷ مئی۔ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو جو شکایات ہیں۔ اگر وہ دور نہ کی گئیں۔ تو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بھی سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔

الہ آباد ۲۷ مئی۔ یو۔ پی پراونشل کانگرس کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ کانسٹی ٹیوشن میں ایسی تبدیلی کر دی جائے۔ کہ کانگرسیوں کے لئے سگرٹ نوشی ممنوع ہو۔ اور جو شخص اس عادت میں مبتلا ہو۔ اسے کانگرس کا ممبر نہ بنایا جائے۔

راجکوٹ ۲۷ مئی۔ گاندھی جی کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ جن زمینداروں کی جائدادیں ضبط کی گئی تھیں۔ انہوں نے ٹھاکر صاحب سے ان کی واپسی کے لئے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی